جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۱۲ مئی ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۱ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ کچھ ضعف رہا مگر شام کے وقت پھر ایک روز پہلے کی طرح بے چینی کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب پر پابندی کے حکم سے جماعت ہائے احمدیہ میں بے چینی و اضطراب کی لہر

ضبطی کا حکم فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ حکومت کے نام جماعت ہائے احمدیہ کی احتجاجی قرار دادیں

ربوہ ——— بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ حکم سے بجا طور پر جماعت ہائے احمدیہ میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان، گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان اور دیگر متعلقہ حکام کے نام احتجاجی خطوط اور تار ارسال کر کے ان سے اسلام اور پاکستان کے مفاد کے نام پر برابر اپیل کر رہی ہیں۔ کہ اس سراسر غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔ ان احتجاجی تاروں اور خطوط میں سے بعض مزید تاریں اور خطوط ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں:۔

جماعت احمدیہ بھیرہ

مکرم مبارک احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ تحریر کرتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ بھیرہ کے ایک خاص اجلاس میں گورنمنٹ مغربی پاکستان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب) کی ضبطی کے احکام پر گہرے رنج و غم اور تشویش کا اظہار کیا گیا۔ کتاب مذکور انگریزوں کی عیسائی حکومت میں شائع ہوئی تھی۔ اور ہوئی بھی تھی عیسائیوں کے اسلام پر سخت اور رکیک حملوں کے جواب میں۔ یہ کتاب دوسری بار ۱۹۱۰ء میں حکومت مذکور کے زمانہ میں ہی شائع ہوئی اور اس تمام عرصہ میں ہرگز ہرگز قابل اعتراض تصور نہ کی گئی۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۵ء میں حکومت پاکستان نے بھی اس کی از سر نو اشاعت پر اسے نقضِ امن کا باعث خیال نہ کیا۔ لہٰذا تعجب ہے کہ ایک مرتبہ پھر شائع ہونے پر کیوں اس کو قابل ضبطی سمجھا گیا ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ اب جبکہ عیسائی داعظین کی طرف سے مذہب اسلام پر پے بہ پے حملے ہو رہے ہیں اور مسلمان پریشانی کے عالم میں ہیں۔ اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت کو بند کرنا تو اسلام کے حق میں سخت مضر ہے۔ لہٰذا نہایت ادب سے درخواست ہے کہ حکومت اس حکم کو منسوخ کر کے ناانصافی کا سدِّباب کرے۔

خاکسار:۔ مبارک احمد سکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ

جماعت احمدیہ سکھر

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیر پور ڈویژن نے ایک پریس بیان میں فرماتے ہیں:۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ میں جماعت ہائے احمدیہ خیر پور ڈویژن کے امیر کی حیثیت سے اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کرنے کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں تصنیف فرمائی تھی۔ اور اس لئے تصنیف فرمائی تھی کہ خود ایک مسلمان عیسائی نے چار سوالوں کے جواب کا مطالبہ کیا تھا۔ ان سوالوں سے اس کی غرض یہ تھی کہ وہ اسلام پر عیسائیت کی فوقیت ثابت کرے اور اس طرح مسلمانوں کو شکست دے کر انہیں عیسائیت قبول کرنے پر آمادہ کرے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلام کے ایک بطل جلیل کی حیثیت سے ان سوالوں کے جواب میں قلم اٹھایا اور یہ کتاب تصنیف فرما کر عیسائیت اور یہودیت دونوں پر ہر لحاظ سے اسلام کی فوقیت روز روشن کی طرح ثابت کر دکھائی۔ اس طرح آپ نے اسلام کی عزت پر ناروا حملے کا نہایت کامیابی سے دفاع کیا۔ آپ نے اس صورت میں کہ عیسائی صاحبان آپ کے دلائل کو توڑنے میں کامیاب ہو جائیں۔ پانچ صد روپے یا اس سے زائد انعام کی پیشکش کی۔ اور ہر سزا قبول کرنے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ اس چیلنج نے عیسائی معترضین کی کمر توڑ دی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔

اس وقت کی عیسائی حکومت نے جبکہ ۱۸۹۷ء میں وہ اپنے پورے عروج پر تھی کبھی اس کتاب کو ضبط کرنے یا اس پر کوئی پابندی عائد کرنے کا خیال تک نہ کیا اور نہ اس کے بعد مزید پچاس سال کے عرصہ میں اس نے کوئی ایسا اقدام کرنا مناسب خیال کیا گزشتہ چھیاسٹھ سال کے عرصہ میں یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

—— ربوہ ۱۱ مئی۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ النور صاحبہ۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہیں۔ آجکل اپینڈے سائیٹس سے بہت بیمار ہیں انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا جا رہا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین۔

—— ڈھاکہ ۱۰ مئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے جو آجکل ربوہ سے ڈھاکہ گئے ہوئے ہیں وہاں سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بحال بہت زیادہ ہے۔ پچھلے دنوں قولنج کی تکلیف ہو جانے کے باعث ان کا اپریشن ہوا تھا۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی طلعت صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

—— ربوہ ۱۱ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اسلامی احکام کو اپنا دستور العمل بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس ضمن میں بالخصوص اہل ربوہ کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنے اور اسے کما حقہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی:۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ - مئی ۱۹۶۳ء

موجودہ عیسائیت پولوس کی ایجاد ہے

سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم رسول تھے جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ آپ نے توحید کی تعلیم دی تھی مگر بعد میں آپ کے بعض ماننے والوں نے آپ کے دین میں تحریفیں کر لیں جس کے نتیجہ میں موجودہ مشرکانہ اور بت پرستانہ عیسائیت ظہور پذیر ہوئی جو آج کل مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور جس کی ہر ملک میں بڑے زور شور سے تبلیغ کی جا رہی ہے۔

دراصل موجودہ عیسائیت کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا موجد اول پولوس رسول کو سمجھنا چاہیئے جو پہلے تو مسیحیت کے سخت مخالف تھا مگر بعد میں اپنے ایک مکاشفہ کی بنا پر عیسائی ہو گیا تھا۔

پولوس ایک ہوشیار آدمی تھا۔ یہی شخص ہے جس نے مسیحیت کی اشاعت غیر بنی اسرائیل اقوام میں پھیلانے کی کوشش کی اور اس نے اس غرض کے لئے ہر قسم کا طریق اختیار کیا۔

نیا عہد نامہ زیادہ تر اسی شخص کے حالات اور کارگزاریوں پر مشتمل ہے۔ یہ اعمال اور بہت سے خطوط ہیں جو پولوس نے مختلف عیسائی جماعتوں کے نام لکھے ہیں۔ ان تحریروں سے ہی دراصل موجودہ عیسائیت کا ڈھانچ تیار کیا گیا ہے۔ ان میں صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے کے تنہا عقیدہ پر زور دیا گیا ہے۔ مسیحیت کے جو بنیادی عقاید کفارہ وغیرہ کے متعلق ہیں ان کا منبع پولوس ہی کی یہ تحریریں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس شخص نے مسیحیت کی تعلیم کا بالکل حلیہ ہی پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ غیر اقوام میں یسوع مسیح کو دیوتا بنانے کے لئے اس نے موسوی شریعت کو لعنت کے نام سے موسوم کیا۔ جب غیر اقوام میں اس کو مقبول بنانے کی کوشش کی گئی تو یہودی چونکہ مختون تھے اور غیر اقوام غیر مختون یہ سوال اشاعت کے راستہ میں سخت رکاوٹ بن گیا۔ پولوس نے اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے تمام موسوی شریعت کو ہی منسوخ قرار دے دیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہا اس بات کا اعلان کیا ہے کہ آپ موسوی شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

اناجیل اربعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی شریعت کی مخالفت نہیں کی۔ البتہ آپ نے یہودیوں کے کھوکھلے اعمال پر سخت نکتہ چینی فرمائی چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اس وقت یسوع نے بھیڑ سے اور اپنے شاگردوں سے یہ باتیں کہیں کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے وہ اپنے سب کام لوگوں کو دکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعویذ بڑے بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں اور ضیافتوں میں صدر نشینی اور عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں۔ اور بازاروں میں سلام اور آدمیوں سے ربی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ مگر تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ لیکن جو تم میں بڑا ہے۔ وہ تمہارا خادم بنے۔ اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا۔ وہ چھوٹا کیا جائے گا۔ اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائیگا وہ بڑا کیا جائے گا"

(متی باب ۲۳)

پولوس نے جو غیر اقوام میں خوشخبری پہنچانا چاہتا تھا صرف مختون اور غیر مختون کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو مسخ کر دیا اور اعمال کی بجائے نجات کا تمام دارو مدار ایمان پر رکھ دیا حالانکہ جیسا کہ اوپر کے حوالے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودی علماء پر یہی الزام لگایا تھا کہ ان کے اعمال درست نہیں ہیں اور انہوں نے شریعت کے مغز کو چھوڑ کر صرف چھلکے کو لے لیا ہے۔ آپ کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ شریعت کو ترک کر دیا جائے۔ بلکہ آپ شریعت کی پابندی کو لازمی قرار دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ یہودی علماء سے شریعت کی باتیں تو سن لیں ان کے مطابق عمل کریں مگر ان علماء جیسے اعمال اختیار نہ کریں۔

پولوس بزعم خود یسوع مسیح کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ مگر اس نے اس امر میں اتنا غلو کیا کہ دین کی جڑ ہی اکھاڑ کر رکھ دی اور وہ تمام چیزیں حلال قرار دیدیں جو شریعت میں ممنوعہ تھیں۔ اس لئے موجودہ عیسائیت کو عیسائیت کہنا صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا نام حقیقت میں پولوسیت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے چنانچہ اناجیل اربعہ بھی اس پر گواہ ہیں۔ آپ اپنے شاگردوں کو تبلیغ کے لئے روانہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ (متی باب ۱۰ آیت ۵-۶)

اگر آپ کے پیرو آپ کی نصیحت پر عمل کرتے اور بنی اسرائیل کے علاوہ غیر قوموں میں نہ جاتے تو ان کو حقیقی دین سے وہ بعد نہ ہوتا جو پولوس کی تحریک پر غیر قوموں میں تبلیغ کی وجہ سے ہوا اور وہ غلط دین جو پولوس نے ایجاد کیا تھا یورپ میں پھیل گیا۔ چنانچہ اس بات کا ذکر "اعمال" میں بھی آتا ہے۔ لکھا ہے

"جب ہم یروشلم میں پہنچے تو بھائی بڑی خوشی کے ساتھ ہم سے ملے۔ اور دوسرے دن پولس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں حاضر تھے۔ اس نے انہیں سلام کر کے جو خدا نے اس کی خدمت سے غیر قوموں میں کیا تھا مفصل بیان کیا۔ انہوں نے یہ سن کر خدا کی تمجید کی۔ پھر اس سے کہا اے بھائی تو دیکھتا ہے کہ یہودیوں میں ہزارہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ اور ان کو تیرے بارے میں سکھا دیا گیا ہے کہ تو غیر قوموں میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو۔ نہ موسوی رسموں پر چلو۔ پس کیا کیا جائے؟ لوگ ضرور سنیں گے کہ تو آیا ہے۔ اس لئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہمارے ہاں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے منت مانی ہے۔ انہیں لے کر (باقی صفحہ ۵ پر)

نہیں دیکھتے ہم زمیں کے سہارے

نہیں رک سکیں گے عزائم ہمارے

کہ ہم کو ہوئے ہیں اُدھر سے اشارے

پہنچتی ہے ہم کو کمک آسماں سے

نہیں دیکھتے ہم زمیں کے سہارے

یہی فیصلہ ہو گیا ہے فلک پر

کہ تم ہو ہمارے تو ہم ہیں تمہارے

نیا آسماں ہے نیا خاکداں ہے

نئی کہکشاں ہے نئے چاند تارے

غلامانِ "لولاک" ہیں ہم بھی تنویرؔ

ثریا سے ہم نے اتارے ستارے

برطانوی عہدِ حکومت میں عیسائیت کو پھیلانے کی منظم اور وسیع کوشش

عیسائیت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے تحریر فرمودہ لٹریچر کا پس منظر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف غدر ہوا۔ اس غدر کے بعد برٹش حکومت کے بعض مدبرین کی یہ رائے تھی کہ حکومت کے زیرِ سایہ اگر ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کو منظم کیا گیا۔ تو اس ملک میں دوبارہ غدر ہونے کا اندیشہ ہے جس کے نتیجہ میں انگریزی حکومت کا اس وسیع براعظم سے کلیتہً خاتمہ ہو جائیگا۔ چنانچہ ملک کو عیسائی بنانے کے عزائم کی تکمیل کے لئے تبلیغی منصوبے بنائے گئے۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر منگلس نے ان ایام میں تقریر کرتے ہوئے کہا

> "خداوند تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیرِ نگیں ہے تاکہ عیسیٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیئے اور اس میں کسی طرح تساہل نہیں کرنا چاہیئے۔"
>
> (علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے مرتبہ مولانا میاں صاحب ص۲۶)

عیسائیت نے ہندوستان کے وسیع براعظم میں اسلام حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خلاف مسموم فضا تیار کر کے مسلمانوں کے قلوب میں مختلف شکوک و شبہات پیدا کئے عیسائی منادوں نے ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قریہ میں اپنا تبلیغی جال بچھا دیا۔ یورپ کے مختلف ممالک میں سے پادریوں کو منتخب کر کے ہندوستان خاص طور پر بھیجا جاتا تا اس ملک کے لوگوں کو عیسائی بنایا جا سکے۔

عیسائیت کے اندرونی مقاصد اس اقتباس سے ہی ظاہر ہیں جو Short History of India مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس کے صفحہ ۲۶۷ و ۲۷۱ میں موجود ہے لکھا ہے۔

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق ہندوستان کو برطانیہ کے ہاتھ میں اس لئے دیا کہ اس ملک کے لوگ عیسائی بنائے جا سکیں"۔

پھر مشہور کتاب "دی مشن" The Missions میں انگلستان کے وزیرِ اعظم لارڈ پامرسٹن کا اعلان بدیں الفاظ مرقوم ہے۔

> "ہمارا مفاد اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک بھی ہو سکے فروغ دیں۔ اور ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں۔"

ہر عیسائی پادری اور گرجا کے پیچھے ایک ایسی طاقت کام کر رہی تھی۔ جو نہ صرف حوصلہ افزائی کا موجب تھی بلکہ مشن کے استحکام کا براہِ راست ذریعہ بھی تھا۔ ہندوستان میں عیسائیت کے استحکام میں جن بڑے بڑے گورنروں اور ذمہ دار انگریز افسروں نے کام کیا ہے۔ ان میں قابلِ ذکر لارنس، منٹگمری، میکلوڈ، ٹیلر، ریڈل اور ایڈورڈ ہیں۔ یہ وہ انگریز حکام ہیں جن کے نام پر آج بھی اس ملک میں ہسپتال اور سڑکیں موجود ہیں۔ ان گورنروں نے اپنے زمانۂ قیام میں سرزمین ہند میں گرجوں کا جال پھیلا دیا۔ عیسائیوں کو بڑے بڑے عہدوں سے نوازا گیا اور ان کو ہر محکمہ میں ترجیح دی گئی۔ ان مذہبی سرگرمیوں اور مساعی کے پیچھے خالصتہً سیاسی مقاصد پنہاں تھے، چنانچہ لارنس نے ایک دفعہ بڑے طمطراق سے کہا۔

> "کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں"۔
>
> (لارنس لائف ص۳۱۲ جلد دوم)

دوسری طرف ہندوستان میں اس قسم کا مسموم لٹریچر پادریوں نے اسلام کے خلاف شائع کیا۔ جو انتہائی بدزبانی اور تلخ کلامی پر مشتمل تھا۔ ان پادریوں میں عبداللہ آتھم۔ ٹھاکر داس۔ بی۔ ایچ راڈنر۔ کینن سیل۔ ریورنڈ ہنکن نے آئینہ اسلام۔ المسیحیۃ والاسلام۔ السلطۃ الہٰی بحث مابین التوحید والتثلیث۔ دین اسلام، حضرت محمد۔ امہات المومنین وغیرہا کتب لکھ کر اسلام کے خلاف قلم اٹھایا اور مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا۔

ان سرگرمیوں کے نتیجہ میں عیسائی پادری اس امر کا یقین کر چکے تھے کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا۔ بعض تعلیم یافتہ مسلم زعماء اسلام کی ترقی اور سربلندی سے مایوس ہو چکے تھے۔ اول تو مسلمانوں کی طرف سے کوئی ایسا لٹریچر ہی موجود نہ تھا۔ جو اس خطرہ کا سدِّ باب کرسکتا۔ اور دوسری طرف عیسائیت نے ہندوستان میں رفاہِ عامہ اور سوشل کام کئے۔ جو کافی حد تک عیسائیت کی اشاعت میں ممد ثابت ہوئے۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ بڑے اہم اور مشہور ہسپتالوں اور تعلیمی مراکز کا انتظام جن اشخاص کو سونپا گیا۔ وہ سب کے سب پادری تھے اور ان کا اولین مقصد عیسائیت کی اشاعت تھا۔ ہسپتالوں میں بیماروں کے سامنے انجیل کا وعظ دیا جاتا۔ کالجوں میں مسلم طلباء کو انجیل کا سبق دیا جاتا۔ اور اسلام کے خلاف سیم و زر بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

عیسائیت کے نفوذ کی روک تھام

بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک کارنامہ عیسائیت کے نفوذ کو علمی لحاظ سے ختم کرنا بھی ہے۔ آپ نے اپنی مختلف کتب میں انتہائی متانت اور پُر زور دلائل و براہین سے عیسائیت پر ضربِ کاری لگائی۔ اپنے اور بیگانے آپ کی لیاقت و قابلیت کا لوہا مانتے تھے۔ چنانچہ عیسائی پادری بھی بعض اوقات آپ سے مختلف مذہبی امور کے متعلق استفسار کرتے رہتے لاہور کے مشن کالج میں ایک مشہور عیسائی پادری پروفیسر سراج الدین ہوا کرتے تھے ایک دفعہ پروفیسر مذکور نے آپ کی خدمت میں چار سوالات بغرض استفسار ارسال کئے۔ ان سوالات میں دراصل اسلام اور عیسائیت کا باہمی موازنہ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم کا تقابل اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کے متعلق استفسار تھا۔ ان سوالات میں کفارہ، مسیح ناصری کی صلیبی موت۔ الوہیت مسیح کے متعلق عقائد کا بھی ذکر تھا۔ حضرت بانیٔ احمدیت نے پادری مذکور کے ان سوالات کے جواب میں ایک رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" رقم فرمایا۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو شائع ہوا۔ آپ نے پادری موصوف کے سوالات کے جوابات میں اسلام کو عالمگیر مذہب۔ قرآن کریم کو آخری کتاب اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور افضل الرسل ثابت فرمایا۔ آپ نے اس کتاب میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اسلام کو تمام ادیان سے افضل اور برتر اور قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا پاک کلام اور حضرت بانیٔ اسلام کو رحمۃ للعالمین ثابت فرمایا۔

اس رسالہ کا اندازِ بیان علمی ہے اور وہ مختلف دلائل سے مرصع ہے۔ سوال یہ ہے کہ سراج الدین عیسائی نے یہ سوالات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی خدمت میں آخر جواب دینے کے لئے ہی ارسال کئے تھے؟ ان سوالات کے جواب علمی اور ٹھوس حقائق پر مشتمل تھے۔ اس وقت ۱۸۹۷ء کی عیسائی حکومت نے اس رسالہ کی اشاعت پر کوئی بازپرس نہ کی۔ مگر آج کی مسلمان حکومت ایسے وقت میں اس رسالہ کی ضبطی کا حکم صادر کر رہی ہے۔ جبکہ عیسائیت نہایت دلآزار ذرائع اختیار کر کے ہمارے بچوں کے ذہنوں کو اسلام کے خلاف مسموم کر رہی ہے۔ اس وقت تو اس امر کی انتہائی ضرورت تھی کہ اس قسم کے علمی رسالہ کی اشاعت کثرت سے کی جاتی نہ کہ اسے ضبط کیا جائے۔ آخر اس رسالہ میں وہ کونسا مواد ہے۔ جس کی بناء پر اس قسم کا حکم صادر کیا گیا ہے۔ یہ اس ہستی کا علمی رسالہ ہے جس کی وفات پر اخبار وکیل نے لکھا تھا کہ

> "ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سرِ راہِ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور صرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا"۔

پھر حضرت بانیٔ احمدیت کے متعلق اخبار وکیل لکھتا ہے۔

> "مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس [illegible]

مدافعت سے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرنچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اسکی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھوآں ہو کر اڑنے لگا۔۔۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنیوالوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

ہم اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جس صاحب نے بھی اس رسالہ کی ضبطی کا مشورہ دیا ہے اس نے ہماری انتہائی دلآزاری کی ہے ہم بڑے ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ حکومت کے ارباب لبست وکشاد اس حکم پر نظرثانی فرمائیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں عیسائیوں کو تبلیغ اسلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں سے

آؤ عیسائیو ادھر آؤ
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

آپ نے جو لٹریچر عیسائیت کے خلاف تیار کیا ہے اس میں ہمیں بنیادی خوبی نظر آتی ہے کہ آپ نے اسلام کے خلاف عیسائیت کی طرف سے اعتراضات کا مسکت جواب دے کر اسلام کی خصوصیات اور رسالت محمدیہ کی برتری کو ثابت فرمایا ہے اور ہر عیسائی کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔ قدیم تاریخی حقائق اور عیسائیوں کی طرف سے موجودہ تبلیغی یلغار تو اس امر کی مقتضی ہے کہ مسلمان پہلے سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ تبلیغ اسلام میں منہمک ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری حکومت کس غلط فہمی کی بناء پر ایسے رسالہ کی ضبطی کا حکم دے رہی ہے جو ایک عیسائی کے جواب میں اسلام کی برتری کو ثابت کرنے کے لئے تحریر کیا گیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ذبیحہ اہل کتاب

از محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر و رکن مجلس افتاء

(۲)

دلیل چہارم:۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم آنحضرت صلعم اور فقہاء کے نزدیک ذبیحہ پر تسمیہ شرط ہے۔ ہدایہ میں یوں مذکور ہے: "قال الذکاۃ شرط حل الذبیحۃ لقولہ تعالی الا ما ذکیتم۔۔۔ قال ذبیحۃ المسلم والکتابی حلال لما تلونا لقولہ تعالی وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ویحل اذا کان یعقل التسمیۃ والذبیحۃ ویضبط وان کان صبیًا او مجنونًا او امراۃ اما اذا کان لا یضبط ولا یعقل التسمیۃ والذبیحۃ لا تحل لان التسمیۃ علی الذبیحۃ شرط بالنص۔۔۔۔ قال وان ترک الذابح التسمیۃ عمدًا فالذبیحۃ میتۃ لا تؤکل وان ترکھا ناسیًا اکل وقال الشافعیؒ اکل فی الوجھین وقال مالکؒ لا تؤکل فی الوجھین المسلم والکتابی فی ترک التسمیہ سواء وعلی ھذا الخلاف اذا ترک التسمیۃ عند ارسال البازی والکلب وعند الرمی وھذا القول من الشافعی مخالف للاجماع فانہ لا خلاف فیمن کان قبلہ فی حرمۃ متروک التسمیۃ عامدًا وانما الخلاف بینھم فی متروک التسمیۃ ناسیًا فمن مذھب ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ یحرم ومن مذھب علیؓ وابن عباس رضی اللہ عنھم انہ یحل بخلاف متروک التسمیۃ عامدًا ولھذا قال ابو یوسف والمشائخ رحمھم اللہ ان متروک التسمیۃ عامدًا لا یسع فیہ الاجتھاد ولو قضی القاضی بجواز بیعہ لا ینفذ لکونہ مخالفًا للاجماع للشافعی ثم لہ علیہ السلام المسلم یذبح علی اسم اللہ تعالی سمی اولم یسم لان التسمیۃ لو کان شرطًا للحل لما سقطت بعذر النسیان کالطھارۃ فی باب الصلوٰۃ ولو کانت شرطًا فالملۃ اقیمت مقامھما کما فی الناسی ولنا الکتاب وھو قولہ تعالی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ الایۃ نھی وھو للتحریم والاجماع وھو ما بینا والسنۃ وھو حدیث عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ فانہ علیہ السلام قال فی اخرہ فانک سمیت علی کلبک ولم تسم علی کلب غیرک علل الحرمۃ بترک التسمیۃ۔"

(ہدایۃ کتاب الذباح صفحہ ۴۳۲-۴۳۳)

ہدایہ کے مندرجہ حوالہ سے ظاہر ہے کہ صحابہ۔ احناف۔ اور امام مالک کے نزدیک ذبیحہ کے لئے تسمیہ شرط ہے اور یہ مسلم اور کتابی دونوں کیلئے ہے صرف فرق یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کا مذہب یہ ہے کہ خواہ ترک تسمیہ عمدًا ہو یا بھول کر کیا جائے دونوں صورتوں میں ذبیحہ حرام ہو جائے گا لیکن حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ اگر ترک تسمیہ عمدًا کیا جائے تو پھر تو ذبیحہ حرام ہوگا لیکن اگر بھول کر ترک تسمیہ کیا جائے تو پھر ذبیحہ جائز ہوگا۔ احناف کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا ہے لیکن حضرت امام مالک کے نزدیک ترک تسمیہ خواہ عمدًا ہو یا نا سیًا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔ البتہ حضرت امام شافعی بالکل منفرد نظر آتے ہیں ان کے نزدیک ترک تسمیہ خواہ عمدًا ہو یا ناسیًا ذبیحہ حلال ہوگا۔

حضرت امام شافعی کے پاس اس ذبیحہ کے حلال کی کوئی نص قرآنی نہیں برخلاف اس کے دوسرے فقہاء اور صحابہ کے پاس نصوص قرآنیہ ہیں امام شافعی اپنی دلیل کی بنا صرف ایک حدیث پر رکھتے ہیں جو نصوص قرآنیہ کے سامنے اتنی وزنی دلیل نہیں ٹھہرائی جا سکتی کیونکہ نصوص قرآنیہ یقینی اور قطعی ہیں اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے اور اس میں شک کی گنجائش ہو سکتی ہے اس لئے ذبیحہ جیسے اہم مسئلہ کی بنا حضرت امام شافعی کے مسلک پر نہیں رکھی جا سکتی اور بالخصوص نصاریٰ کے ذبیحہ کے جواز کے لئے (جس پر ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے) تو ہرگز ہرگز اس کا سہارا نہیں لیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "شافعی سب کچھ معافی" لیکن ان کے مقابلہ پر حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خدا داد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۹۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک فقہی مسائل میں حضرت امام اعظم کو دوسرے آئمہ ثلاثہ پر فضیلت حاصل ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک ذبیحہ کے لئے تسمیہ شرط ہے اس لئے یہی مذہب قابل قبول ہوگا۔ اجماع بھی اسی پر ہے اور صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب ہے پس قرآن مجید آنحضرت صلعم صحابہ کرام اور دوسرے ائمہ فقہاء کے نزدیک ذبیحہ پر تسمیہ شرط ہے اور اس پر اجماع ہے ہاں بعض کے نزدیک اگر مسلمان غلطی سے بھول کر ذبیحہ پر بسم اللہ کو ترک کر دے تو اس ذبیحہ کو وہ جائز قرار دے دیتے ہیں لیکن امام شافعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث المسلم یذبح علی اسم اللہ تعالیٰ سمی اولم یسم پر قیاس کرتے ہوئے اہل کتاب کے ذبیحہ کو مسلمان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں۔ خواہ اہل کتاب نے اس ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھا ہو۔ اول تو آنحضرت صلعم کا یہ قول تحقیق طلب ہے کہ یہ کس پایہ کی حدیث ہے اگر وہ بعد تحقیق قوی بھی ثابت ہو جائے تو اس سے صرف یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مسلمان کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ حضور نے فرمایا:۔ المسلم یذبح علی اسم اللہ تعالیٰ سمی او لم یسم اور اہل کتاب کو اس پر قیاس ہرگز نہیں کیا جا سکتا اور بالخصوص نصاریٰ کو جو کہ توحید سے کوسوں دور ہیں نیز اس قول کی یہ بھی تاویل ہو سکتی ہے کہ مسلم کا ذبیحہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے یا نام لینا بھول جائے۔ یعنی لم یسم ناسیًا۔

پس حضرت امام شافعی کا کسی اور فقیہہ کا آنحضرت صلعم کے مندرجہ بالا قول کی بنا پر یہ اجتہاد کہ اہل کتاب کا وہ ذبیحہ بھی جائز ہے جس پر ذبح کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیں درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اس جواز کے لئے نص قرآنیہ قطعی الدلالت اور حدیث صحیحہ قویہ کی ضرورت ہے جس قسم کی نصوص قرآنیہ لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ انہ لفسق اور الا ما ذکیتم الآیۃ و احادیث متعلقہ عدی بن حاتم وغیرہ ہیں۔ حلال و حرام کا مسئلہ اسلام میں ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے اس میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔

دلیل پنجم:۔ حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"**طعام اہل کتاب کی حلت**، ۶/۵ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم۔ ترجمہ یعنی کھانا پکا ہوا ان لوگوں کا جن کو کتاب دی گئی ہے تمہارے لئے حلال ہے۔ میرے نزدیک اہل کتاب سے غالبًا مراد یہودی ہی ہیں۔ کیونکہ وہ کثرت سے اس وقت عرب میں آباد تھے۔ اور قرآن شریف میں بار بار خطاب انہی کو ہے اور صرف توریت ہی کتاب اس وقت تھی جو کہ حلت و حرمت کے مسئلے بیان کر سکتی تھی اور یہود کا اس پر اسی امر میں جیسے عملدرآمد اس وقت تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ انجیل کوئی کتاب نہیں ہے۔"

طعام نصاریٰ کی حرمت

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۲ء کو بمقام گورداسپور امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس میں یہ ذکر بھی آگیا کہ دودھ اور شوربا وغیرہ جو ٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے بہت ہی نفیس اور ستھرا ہوتا ہے اور ایک خوبی ان میں یہ ہوتی ہے کہ ان کو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے) اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔ "چونکہ نصاریٰ اس وقت ایسی قوم ہو گئی ہے جس نے دین کی حدود اور اس کے حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں رکھی اور کثرت سے سؤر کا گوشت ان میں استعمال ہوتا ہے اور جو ذبح کرتے ہیں اس پر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے۔ علیحدہ کر دئے جاتے ہیں۔ اس لئے شبہ پڑ سکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں وغیرہ کے بنے ہوئے ہوں ان میں سؤر کی چربی اور سؤر کے دودھ کی آمیزش ہو۔ اس لئے ہمارے نزدیک ولائتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقوےٰ اور ناجائز ہیں۔"

"ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور ازروئے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو ——— ورنہ اس کے یہی معنی ہوں گے کہ بعض اشیاء کو حرام جان کر گھر میں تو نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھا لیا۔"

(الحکم ۱۹۰۲ء/۲۵ صفحہ ۲ منقول از خزینۃ العرفان صفحہ ۵۷۳ تا صفحہ ۵۷۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا ارشادات سے متعدد نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم میں غالباً اہل کتاب سے مراد یہودی ہی ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس تورات تھی اور حلت و حرمت کے مسائل کا اس میں بیان ہے اور یہود اس پر عمل پیرا تھے یا ہیں چونکہ انہیں حلت و حرمت کی تمیز ہے اور وہ تورات کے مطابق ہی ذبیحہ وغیرہ کرتے ہیں اور اللہ کا نام اس پر لیتے ہیں اس لئے ان کا ذبیحہ مسلمان کے لئے جائز ہے۔

دوئم۔ نصاریٰ ایسی قوم ہیں جس نے دین کی حدود اور اس کے حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں رکھی اور جانور کو ذبح کرتے وقت اس پر خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے اس لئے ان کے کارخانوں کے تیار کردہ شوربا کا استعمال بوجہ گوشت کے حلال نہ ہونے کے بالکل خلاف تقوےٰ اور ناجائز ہے۔

سوئم۔ حضور کے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے۔ جس میں شبہ نہ ہو اور ازروئے قرآن مجید وہ حرام نہ ہو۔ لیکن یہ بدیہی بات ہے کہ نصاریٰ ذبح کرتے وقت اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام ہرگز نہیں لیتے جس کا لینا حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک ضروری ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کے ارشادات سے واضح ہے۔ اس لئے نصاریٰ کے ذبیحہ کے گوشت کا استعمال کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ گویا ذبیحہ پر بسم اللہ کا پڑھنا حکم وعمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایک ضروری شرط ہے۔

مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی علالت

گذشتہ ایام میں مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور کی طبیعت خراب رہی۔ ۲ اور ۳ مئی کی درمیانی شب تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی مرتبہ پیشاب خارج ہوا جس سے کمزوری ہو گئی۔ ۶۲-۵-۳ کو شدید لرزہ کے ساتھ تیز بخار ہو گیا۔ جو ۱۰۲/۸ درجہ تک پہنچ گیا۔ بخار کی یہ تیزی تھوڑی دیر کے بعد کم ہو گئی۔ گذشتہ دو دنوں میں ٹمپریچر گو تقریباً نارمل رہا مگر طبیعت میں بے چینی رہی اور کمزوری محسوس ہو رہی ہے مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب بہت توجہ اور محنت سے علاج کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت مکرم چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

ولادت

محترم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں کے پوتے ملک مبارک احمد صاحب ایم اے۔ ابن بابو سردار احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازیٔ عمر۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد شفیع نوشہروی

دارالرحمت وسطی ربوہ

نوٹ:۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایم اے نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر)

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جیسا کہ احباب جانتے ہیں۔ ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ رسالہ ہے۔ جو تربیت کے لئے خدا کے فضل سے بیحد مفید ہے۔ اور جن کا ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا بہت ضروری ہے یہ رسالہ اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس لئے ایسے خود کفیل بنانے کے لئے فوری طور پر کم از کم ایک ہزار نئے خریدار پیدا کرنا ضروری ہے۔ میں مخلصین جماعت سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری خود قبول فرما دیں نیز اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس کے خریدار بنائیں۔

بعض اصحاب سالانہ چندہ ختم ہو جانے کے بعد متعدد یاددہانیوں کے باوجود آئندہ سال کے لئے چندہ نہیں بھجواتے اور جب ان کی خدمت میں رسالہ بذریعہ وی پی بھجوایا جاتا ہے تو وہ اسے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب سے بھی پرزور گذارش ہے کہ وہ پچھلے سال کا چندہ ماہنامہ انصار اللہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ دوبارہ جاری کیا جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ مخلصین جماعت اس نیک کام میں میرے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں گے اور اس مفید رسالہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں گے

رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کارکنان مال کا شکریہ

——— مکرم جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ ———

اللہ تعالیٰ نے اس سال ہم پر غیر معمولی فضل اور کرم کیا ہے۔ چنانچہ ختم ہونے والے سال میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ۔ چندہ عام حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں گذشتہ سال کی نسبت قریباً دو لاکھ روپے کی بیشی ہوئی ہے۔ ۱۹۶۱-۶۲ء میں یہ وصولی ۵۲۹۳۹لم ال روپے تھی۔ اور ۱۹۶۲-۶۳ء میں ۹۰۹۷۰ ۱۱۷ روپے ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پس میں تمام احباب جماعت کو اور خصوصاً کارکنانِ مال کو مبارکباد عرض کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے دن رات ان چندوں کی وصولی کے لئے محنت اور کوشش کی۔ جوں جوں سال ختم ہونے کے قریب آتا جاتا تھا۔ کارکنان کی جدوجہد بڑھتی جاتی تھی۔ اور مختلف جہات سے اطلاعات پہنچ رہی تھیں کہ تمام عہدہ دار دیوانہ وار اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اس سال ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے اور اس کوشش میں اکثر جماعتیں کامیاب بھی ہو گئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں کے احباب کو بھی اور عہدہ داروں کو بھی اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں اور ان کی نسلوں کو ان تمام انعامات سے بہرہ ور فرمائے۔ جن کا مومنوں کے لئے قرآن پاک میں وعدہ کیا گیا ہے اور وہ چند جماعتیں جو پیچھے رہ گئی ہیں انہیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ آئندہ سال وہ بھی آگے بڑھ آئیں۔

مومن کا قدم کہیں نہیں رکتا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے ایک منزل کا حصول اگلی منزل کے حصول کے لئے تحریص اور ترغیب کا کام دیتا ہے۔ ہمارا کام کٹھن اور راستہ لمبا ہے ابھی تو ہم پچیس لاکھ سے بھی بہت پیچھے ہیں اگرچہ اس کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ جس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچیس لاکھ روپے کی منزل کی یاد دہانی فرمائی تھی۔ اس سے پہلے سال یعنی ۱۹۵۴-۵۵ء میں ان چندوں کی وصولی کی میزان صرف ۷۰۰، ۸۰،۹ روپے تھی۔ جس میں اب آٹھ لاکھ روپیہ کی ایزادی ہو چکی ہے۔ لیکن پچیس لاکھ تک پہنچنے کے لئے مزید اتنی ہی ایزادی درکار ہے اور ہم نے پچیس لاکھ پر رکنا نہیں بلکہ اس سے بہت آگے بڑھنا ہے۔ لہٰذا تمام احباب اور کارکنوں سے التجا ہے۔ کہ شروع ہونے والے سال میں پہلے سے بھی زیادہ محنت اور کوشش کریں۔ تاہم جلد منزل مقصود کو پالیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

اس وقت تک مقامی جماعتوں اور کارکنوں نے جس اعلیٰ طریق پر نظارت بیت المال سے تعاون کیا ہے۔ اس کا خاکسار کے دل پر گہرا اثر ہے۔ لہٰذا خاکسار پھر ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور قرضہ کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سالوں میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم کا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ قرضہ۔ دوئم اہل حرفہ کا۔ سوئم ملازمین کا چہارم۔ مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوئم۔ سوئم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کیلئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دینگے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔ آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصے لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اسمیں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف جاری ہوں گے۔ اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں

(وکالت امانت تحریک جدید)

اصحاب احمد کے متعلق

ذیل کے صحابہ کرام کے سوانح تیار کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم احباب ان کی سیرت کے متعلق اپنے تاثرات خاکسار کو ارسال فرما کر ممنون ہوں گا
(۱) حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔ (۲) حضرت نواب عبداللہ خاں صاحبؓ (۳) حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ (۴) حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلالپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ (۵) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحبؓ

(ملک صلاح الدین ایم اے۔ مؤلف اصحاب احمد قادیان)

تقسیم وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

نظارت تعلیم کی طرف سے سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل تعلیمی لائنوں میں پینتالیس طلباء کو مبلغ تیرہ ہزار آٹھ صد پچپن (۱۳۸۵۵) روپیہ بتفصیل ذیل تعلیمی قرضہ حسنہ دیا گیا۔

تعلیمی درجہ	تعداد طلباء	وظیفہ سالانہ	تعلیمی درجہ	تعداد طلباء	وظیفہ سالانہ
ایم ایس سی	۳	۱۳۲۰	ایف اے	۳	۵۴۰
ایم اے	۴	۱۸۰۰	جے وی	۱	۳۰۰
ایم بی بی ایس	۷	۲۲۲۰	ملٹری کالج	۱	۲۴۰
بی ایس سی	۶	۲۲۲۰	ہیلتھ نرسنگ	۱	۳۶۰
اینمل ہسبنڈری کالج	۲	۵۴۰	سی ٹی ٹریننگ	۱	۲۴۰
انجینئرنگ کالج	۳	۹۰۰	بی ایڈ ٹریننگ	۱	۳۰۰
بی اے	۵	۱۱۴۰	ٹریڈز (صنعتی)	۱	۲۴۰
بی فارمیسی	۱	۲۶۰	ہیلتھ وزیٹر	۱	۱۰۵
ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ	۱	۲۵۰	ہیلتھ انسپکٹر	۱	۲۴۰
ایف ایس سی	۲	۵۴۰		۴۵	۱۳۸۵۵/۰ روپے

تعلیمی امداد سال ۶۳-۶۲ میں مندرجہ ذیل دس طلبہ کو امدادی وظائف جاری کئے گئے اور نو طلباء کی بالمقطع امداد کی گئی

تعلیمی درجہ	تعداد طلباء	وظیفہ سالانہ	تعلیمی درجہ	تعداد طلباء	وظیفہ سالانہ
ایف اے	۳	۳۶۰	حصہ مڈل و میٹرک	۳	۵۶۴
بی اے	۲	۲۴۰	بالمقطع امداد طلباء کالج		
ایم بی بی ایس	۱	۲۴۰	دیگر مدارس	۹	۳۵۶
بی اے آنرز	۱	۲۴۰		۱۹	۲۰۰۰

نصرت گرلز سکول نصرت گرلز سکول کی بارہ طالبات کو سالانہ ۳۰۰ روپے دئے گئے اور طالبات کی کتب سے امداد کے لئے ۴۰۰/- روپے دئے گئے اس سے مستحق طالبات کو کتب دی جائیں گی۔

جامعہ نصرت جامعہ نصرت کی سولہ طالبات کو ۱۵۰۰ روپیہ امدادی وظیفہ دیا گیا۔ اور مستحق طالبات کے لئے بشمول حصہ ہائر سکنڈری چار صد روپیہ کتب کی امداد نظارت ہذا کی طرف سے دی گئی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول چار صد روپیہ برائے امداد کتب نظارت ہذا کی طرف سے دیا گیا۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز محمد مجید صاحب قمر آف کوئٹہ کا فرزند پرویز اچانک عارضہ قلب میں مبتلا ہو گیا ہے (۲) میرا لڑکا طارق سہیل چند یوم سے بوجہ اسہال گلے کی خرابی وغیرہ سے کمزور ہو گیا ہے۔ میں خود بھی گردن کے پٹھوں میں کھچاؤ کی وجہ سے بیمار ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماوے (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی مریدکے)

۲۔ میرا لڑکا محمد شہباز خان سلسلہ کاروبار یورپ روانہ ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (محمد دین چوہدری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھڈال)

۳۔ مکرم شیخ فیض الرحمان صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ دماغی عوارض سے بیمار ہے۔ بزرگان جماعت و احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال)

۴۔ میری امی جان کو کھانسی کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(محمد انوار الحق مغلپورہ لاہور)

دعائے مغفرت

مکرم عبدالسبحان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایشی نگر کے فرزند عبدالغنی صاحب ۲۳ اپریل ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب کی خدمت میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور صدر صاحب کے لئے صبر و ثبات کی دعا کی درخواست ہے (خاکسار عبدالغفار سیکرٹری تعلیم و تربیت)

اہم اور ضروری خبریں

• لاہور ۱۰ مئی ۔ دریائے راوی میں معمولی درجے کی طغیانی آئی ہوئی ہے۔ شاہدرہ کے مقام پر پانی کے اخراج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہاں پانی کا اخراج ۱۴ ہزار کیوسک تھا جو بڑھ کر ۱۴ ہزار سات سو کیوسک ہو گیا۔ البتہ بلوکی میں پانی کے اخراج میں چھ سو کیوسک کی کمی ہو گئی ہے۔ دریائے چناب میں پانی کے اخراج میں اضافہ ہو رہا ہے۔

• کراچی ۱۰ مئی ۔ پانچ امریکی ماہرین قلب نے یہاں جیونتھ ڈے ہسپتال میں دو بچوں کے دل کا اپریشن کیا۔ پاکستان میں اس قسم کا یہ پہلا اپریشن تھا۔ گزشتہ روز بھی دو بچوں کا اپریشن ہوا تھا۔ اور وہ روبصحت ہیں۔ اپریشن میں پاکستانی ڈاکٹر بھی ان کے ہمراہ تھے

• واشنگٹن ۱۰ مئی ۔ صدر کینیڈی نے بھارت کے فولاد کے کارخانہ کے لئے امریکی امداد کی حمایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ امداد نہ دینا زبردست غلطی ہوگی۔ امریکہ کے فولاد کے کارخانوں کی ایسوسی ایشن نے بھارت کو امداد دینے کی مخالفت کی ہے۔ ایسوسی ایشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں فولاد کے تین کارخانے پہلے ہی قائم ہیں۔ اور مغربی بنگال کے مجوزہ عظیم الشان جدید کارخانہ سے امریکی کارخانوں کی مصنوعات کی کھپت متاثر ہوگی۔ صدر کینیڈی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارت کے فولاد کے کارخانہ کی امداد کے بارے میں دوسرا نقطۂ نظر بھی ہو سکتا ہے لیکن بھارت کو فولاد کے اس کارخانہ کی ضرورت ہے اور ہمیں اس کے لئے امداد دینی چاہیئے ورنہ زبردست غلطی کا ارتکاب کریں گے۔

• راولپنڈی ۱۰ مئی ۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے بھارت کے دفاعی فنڈ میں ۵ من ساڑھے چار سیر سونا اور ۱۵ من ۲۵ سیر چاندی دی ہے۔

• ملتان ۱۰ مئی ۔ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ بس کمپنیوں کے پرمٹوں کی تجدید نہیں کی جائے گی جو حادثات کی ذمہ دار ہوں گی۔ رکشا اور ٹیکسیوں کے مالکان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر میٹر لگوا لیں ورنہ ان کے پرمٹوں کی تجدید نہیں کی جائے گی۔ اتھارٹی نے بس کمپنیوں پر زور دیا کہ حادثات پر قابو پایا جائے۔ اور کارکردگی کا معیار بہتر بنایا جائے۔

• راولپنڈی ۱۰ مئی ۔ حکومت پاکستان نے امداد باہمی کے اداروں کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے چار ارکان پر مشتمل کمیٹی قائم کی ہے

• کراچی ۱۰ مئی ۔ صنعتی ترقیاتی بنک نے گزشتہ ۲۱ ماہ کے دوران ۲۹ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے قرضے دیئے۔ علاوہ ازیں بنک نے حکومت کی جانب سے اس عرصہ میں ۲۰ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے کے غیر ملکی زرمبادلہ کے قرضے بھی دیئے۔ بنک نے ڈھاکہ ڈویژن میں گتہ تیار کرنے کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے جاپانی قرضہ سے غیر ملکی زرمبادلہ کا قرضہ دیا۔ اس کارخانہ کے قیام کے بعد صوبے کی ضروریات کا دس فیصد حصہ پورا کیا جا سکے گا۔ مشرقی پاکستان میں اس وقت ۸ ہزار ٹن گتے کی مانگ ہے۔ اور مجوزہ کارخانہ میں سالانہ ۸ سو ٹن گتہ تیار ہوا کرے گا۔

• کراچی ۱۰ مئی ۔ اگلے تین سال میں نئے وفاقی دار الحکومت اسلام آباد کو سوئی گیس کی سپلائی شروع ہو جائے گی۔ حکومت نے کچھ اور علاقوں کو سوئی گیس سپلائی کرنے کے لئے پائپ لائنیں بچھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک پائپ لائنوں کے راستوں کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس سکیم کو دو مرحلوں میں عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں لائل پور تک پائپ لائن بچھائی جائے گی۔ جہاں سے یہ شیخوپورہ(؟) کے راستے لاہور۔ راولپنڈی اور اسلام آباد تک پہنچائی جائے گی۔

• نئی دہلی ۱۰ مئی ۔ مدھیہ پردیش اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے جس کی منظوری کے بعد مسلمان ایک سے زائد شادی نہیں کر سکیں گے۔ مسودہ قانون کے خلاف پورے بھارت کے مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

• لاہور ۱۰ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مالی سال شروع ہوتے ہی محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس کو دو علیحدہ علیحدہ شعبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جس سے ایک محتاط اندازے کے مطابق حکومت کو تقریباً پونے دو لاکھ روپے سالانہ کی بچت ہوگی۔ مرکزی شعبہ مالیات نے چار سال تک اس سکیم پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ حال ہی میں کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں متعلقہ شعبوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ علیحدگی سے قبل اپنے تمام متنازعہ امور اور رقوم سے متعلقہ جھگڑوں کا فیصلہ ۳۰ جون سے قبل مکمل کر لیں۔ تاکہ تنظیم نو کے بعد پرانے معاملات نمٹانے میں دقتیں پیش نہ آ سکیں۔

• لندن ۱۰ مئی ۔ سفارتی حلقوں سے ان افواہوں کی تصدیق ہو گئی ہے کہ روس کے وزیر اعظم نکیتا خروشچیف دو سال کے اندر وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اور قرین قیاس یہ بھی ہے کہ وہ سیاست سے بھی کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ مسٹر خروشچیف نے خود بھی پچھلے ہفتے ایک تقریب میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ انہیں وزارت عظمیٰ اور کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری کے عہدے سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ اس کی وجہ انہوں نے اپنی ضعیفی قرار دی تھی اور کہا تھا کہ ۶۹ سال کی عمر میں کسی بھی شخص کے لئے یہ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کسی ملک کی سربراہی کے فرائض انجام دے سکے۔ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر خروشچیف جو بظاہر بھلے چنگے اور تندرست دکھائی نظر آتے ہیں۔ وزارت عظمیٰ سے ان کی سبکدوشی کی وجوہ کچھ اور ہیں۔

• لندن ـــ برطانیہ کے تجارتی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سال رواں میں برطانیہ اور چین کی تجارت میں زبردست اضافہ ہوگا۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ کمیونسٹ چین کے تجارتی وفود مسلسل برطانیہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ سال رواں میں اب تک پانچ تجارتی وفود برطانیہ کا دورہ کر چکے ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اپنے آپ کو ان کے ساتھ پاک کر اور انکی طرف سے کچھ خرچ کرتا کہ وہ سر منڈائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں انہیں تیرے بارے میں سکھائی گئی ہیں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ تو خود بھی شریعت پر عمل کر کے درستی سے چلتا ہے۔ مگر غیر قوموں میں سے جو ایمان لائے انکی بابت ہم نے یہ فیصلہ کر کے لکھا تھا کہ وہ صرف بتوں کی قربانی کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ اس پر پولس ان آدمیوں کو لے کر اور دوسرے دن اپنے آپ کو ان کے ساتھ پاک کر کے ہیکل میں داخل ہوا اور خبر دی کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جائے تقدس کے دن پورے کریں گے۔

جب وہ سات دن پورے ہونے کو تھے تو آسیہ کے یہودیوں نے اسے ہیکل میں دیکھ کر سب لوگوں میں ہلچل مچائی اور یوں چلا کر اس کو پکڑ لیا۔ کہ اے اسرائیلیو امداد کرو یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ سب آدمیوں کو امت اور شریعت اور اس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ اسنے یونانیوں کو بھی ہیکل میں لا کر اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہے۔" (اعمال باب $\frac{21}{17-28}$)

اگرچہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن پورا ہو گیا مگر پولوس نے آپ کے دین کو بنیادی طور پر تبدیل کر کے اس میں بت پرستی کا پیوند لگا دیا۔ آپ کا مشن تو صرف یہ تھا کہ آپ بنی اسرائیل کو شریعت کے مغز کی طرف توجہ دلائیں۔ سو اس میں آپ کامیاب ہوئے مگر آپ کے بعد پولوس نے جب آپ کے مشن کو غیر اقوام میں پھیلانا چاہا تو اس نے بجائے صحیح دین کے یسوع مسیح کے نام پر اپنا ایسا نیا دین ایجاد کیا جو سراسر بت پرستوں کے علم الاصنام کے مطابق تھا اور آج جو مذہب عیسائیت کے نام سے مشہور ہے قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی توضیحات قرآن کریم نے فرمائی ہیں اور سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی صحیح تعلیمات کو پیش کیا ہے اور اسلام نے جو مشرکانہ اور بت پرستانہ غلطیاں پولوس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں انکا پردہ چاک کر کے رکھ دیا ہے۔

مفاہمت کے ذریعے دنیا کو خطرات سے بچایا جا سکتا ہے۔ صدر محمد ایوب

ترقی پذیر ممالک کے لئے موجودہ عالمی صورتِ حال تشویشناک ہے

کھٹمنڈو ۱۱ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے امید ظاہر کی ہے کہ دنیا کے لیڈر چاہے وہ کسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی اور علاقہ سے مفاہمت اور سوجھ بوجھ کی راہ اختیار کریں گے اور دنیا کو اس وقت جو خطرات لاحق ہیں ان میں اضافہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ کل یہاں نیپال کی نیشنل پنچایت (پارلیمنٹ) سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کے عوام کو اس بارے میں سخت تشویش ہے کہ دنیا پر تباہی کے جو بادل منڈلا رہے ہیں اب وہ بھی ان کی زد میں آجائیں گے اور پاکستان اور نیپال جیسے ترقی پذیر ممالک کے لئے یہ صورت حال تشویشناک ہے۔ صدر نے کہا کہ نیپال اور پاکستان کے عوام بہت حد تک ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ آپ کی طرح پاکستان کے عوام آزاد اور خود مختار ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان دس کروڑ افراد کی آزادی اور الگ وطن کی خواہش کے نتیجہ میں قائم ہوا ہے وہ اپنے وطن میں امن سے خود مختار رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

صدر نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کا نظریہ یہ ہے کہ امن کے ساتھ رہا جائے اور دوسروں کو بھی پُر امن رہنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کا بنیادی نظریہ آزادی تھا اور اسی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا ہے۔ صدر نے کہا کہ آزادی کا پودا لگا دیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے کہ یہ پودا جڑیں پکڑے اور اس پر پھل لگیں اس کی مسلسل نگرانی اور حفاظت کی ضرورت ہے۔

صدر محمد ایوب خاں نے نیپال کے پنچایتی نظام کی تعریف کی اور کہا کہ پاکستان اس نظام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے امید ہے کہ نیپال کے عوام اس نظام کے ذریعے سیاسی آزادی اور سماجی انصاف کا پھل پا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ملکوں کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے سماجی ترقی بہت ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نیپال کا نیا سیاسی نظام عوام کی ضروریات پر پورا اترے گا۔ صدر نے کہا کہ پاکستان میں بھی اس قسم کا نظام رائج ہے اور اس وقت ہم آئین کو عوام کی خواہشات کا آئینہ دار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس سے قبل نیپال کے وزراء کی کونسل کے چیئرمین اور وزیر خارجہ ڈاکٹر تلسی گری نے اپنی تقریر میں صدر ایوب کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کی تقریر سن رہے ہیں جس نے اپنے ملک میں ہمارے جیسا سیاسی نظام رائج کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر تلسی گری نے کہا کہ جمہوریت کا وہ نظام جو دنیا کے دوسرے حصوں میں رائج ہے ہمارے لئے موزوں نہیں ہے۔

اردن کی نئی کابینہ بھی برطرف کر دی جائیگی

لندن ۱۱ مئی۔ اردن کی موجودہ وزارت بھی عنقریب برطرف کر دی جائے گی۔ ریڈیو قاہرہ نے بیروت سے موصول ہونے والی اطلاعات کے حوالے سے بتایا ہے کہ شاہ حسین نے شریف حسین بن ناصر کی کابینہ کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ایک ماہ قبل السید سمیر الرفاعی کی کابینہ پارلیمنٹ میں شکست کے بعد مستعفی ہو گئی تھی جس کے بعد شاہ حسین نے اپنے چچا شریف حسین بن ناصر کو وزارت بنانے کے لئے کہا۔ یہ تبدیلی اردن کی اندرونی بدنظمی اور حکومت کے خلاف تخریبی کارروائیوں پر قابو پانے کے لئے عمل میں لائی گئی تھی لیکن چونکہ شاہ حسین کے خلاف مظاہرے اور ہنگامے بدستور جاری ہیں اس لئے انہوں نے موجودہ وزارت کو بھی برطرف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

امریکہ پھر خلاء کے سفر کا تجربہ کرے گا

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ امریکہ منگل کے روز گارڈن کوپر کو خلائی سفر پر بھیجے گا۔ گارڈن کوپر ۳۴ گھنٹے خلا میں رہیں گے اور دنیا کے ۲۲ چکر لگائیں گے۔ وہ اس عرصہ میں پندرہ تجربات کریں گے اور مختلف ممالک کے اوپر سے گزریں گے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اسلام پر تقریر کریں گے

نیویارک ۱۱ مئی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب یہاں اگلے بدھ کو مشرق وسطےٰ کے امریکی دوستوں کی تنظیم کے اجلاس میں اسلام کے موضوع پر تقریر کریں گے۔

ترکی کو یورپی مشترکہ منڈی کی مالی امداد

برسلز ۱۱ مئی۔ یورپی مشترکہ منڈی ترکی کو غالباً ساڑھے سترہ کروڑ ڈالر کی مالی امداد دے گی یہ امداد پانچ سال کے عرصہ میں دی جائے گی۔ یہاں منڈی کے وزارتی اجلاس میں اس قسم کے معاہدے کے امکانات روشن ہو گئے۔ اجلاس میں ترکی کو منڈی میں شامل کرنے کے بارے میں غور کیا گیا تاہم ترکی کو مالی امداد کے سلسلہ میں رقم کے حصہ کے متعلق ابھی کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔

ماؤزے تنگ نے خروشیف کے ساتھ بات چیت کرنے سے انکار کر دیا

روس اور کمیونسٹ چین میں مفاہمت کا کوئی امکان نہیں

پیرس ۱۱ مئی۔ چینی کمیونسٹ لیڈر ماؤزے تنگ، وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کے ساتھ اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے ماسکو نہیں جائیں گے۔ تاہم چین دو طرفہ بات چیت پیکنگ کی بجائے ماسکو میں منعقد کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ ریو جاپان خبر رساں ایجنسی نے کل اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ چین وسط جون میں اپنا ایک وفد ماسکو بھیجنے کو تیار ہے لیکن اس میں ملک کے اعلیٰ رہنماؤں میں سے کوئی فرد شامل نہیں ہوگا۔ اس کی قیادت چینی کمیونسٹ پارٹی کے اہم دو ممتاز عہدیدار کریں گے

ادھر اتنا ماسکو کے باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ روس کی نظر میں چین کی انتہا پسندی عالمی اشتراکی تحریک کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ چنانچہ روس کی طرف سے چین کو دوبارہ اقتصادی امداد دینے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ان حالات میں دو طرفہ بات چیت سے شاید ہی کوئی نتیجہ برآمد ہو۔ الٹا اس بات کا امکان ہے کہ دونوں پارٹیوں کے درمیان اختلافات کی خلیج اور وسیع ہوگی۔ اور وہ غالباً مفاہمت کی بجائے اس موقع کو اپنے پروپیگنڈا کے لئے استعمال کریں گے

احمدی جماعتوں کی احتجاجی قراردادیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور کبھی کسی عیسائی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اسلام کے مفاد اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جلد از جلد یہ پابندی اٹھالی جائے اور بلا روک ٹوک اس کی اشاعت کی اجازت دی جائے تاکہ عیسائیت اور ان تمام مذاہب کے لئے جو اسلام کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں یہ ایک مستقل چیلنج کی حیثیت سے قائم رہے“

مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر جنوبی ربوہ

”حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ کو ضبط کرنے کا جو سراسر غیر منصفانہ حکم صادر کیا ہے ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر جنوبی اس حکم کو مداخلت فی الدین یقین کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ کتاب لکھ کر اسلام کے دفاع کے سلسلہ میں ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔

مملکت پاکستان کے قیام کی غرض استحکام اسلام تھی۔ اس عظیم مملکت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو اسلام کے زبردست جرنیل تھے کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے ان کی کتاب کی ضبطی ہم سب کے جذبات کو شدید مجروح کرنے کا باعث ہوئی ہے

ہم صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کی خدمت میں پُر زور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس غیر منصفانہ حکم کو فوراً واپس لئے جانے کا حکم صادر فرمادیں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر جنوبی ربوہ)

درخواست دعا۔ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی۔ ٹی۔ آئی تعلیم الاسلام ربوہ ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی شفائے کامل وعاجل کیلئے دعا کی درخواست ہے

(اقبال سعید ایم۔ اے۔ بی ایڈ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا انٹر ہاؤس ٹورنامنٹ

ربوہ ـــــ آج مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۳ء سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا انٹر ہاؤس ٹورنامنٹ شروع ہو رہا ہے۔ سکول کے طلبہ کو فرقان، ناصر ہاؤسز، بشیر ہاؤس، عزیز ہاؤس اور ناصر ہاؤس میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کرکٹ، ہاکی، باسکٹ بال اور اتھلیٹکس وغیرہ کے مقابلے آج سے شروع ہو رہے ہیں اور ۱۷ مئی تک جاری رہیں گے مقابلے ہر روز ۵ بجے شام شروع ہوا کریں گے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تشریف لا کر اپنے نونہالوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام
ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴